12601 ـ اگر کوئی شخص نماز جمعہ کی تشہد میں ملے تو کیا کرے ؟

سوال

اگر کوئی مسلمان شخص نماز جمعہ کی صرف تشہد ہی پائے تو اسے کیا کرنا چاہیے ؟
اور اگر کسی شخص کو نماز جمعہ کی ادائیگی سے روک دیا جائے یا پھر کسی ایسے سبب کی بنا پر وہ نماز جمعہ ادا نہ کر سکے جس کا باعث وہ خود نہیں، مثلا جس بس اور گاڑی پرسوار تھا وہ خراب ہو گئی تو کیا اس پر کوئی گناہ ہو گا ؟
کیا اسے جو اجروثواب اور دعاء کی قبولیت کے جو لحظات حاصل ہونا تھے وہ سب ضائع ہو جائیگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر امام کے ساتھ ایك رکعت ملے تو پھر نماز جمعہ حاصل ہو گی، اور ایك رکعت اس وقت ملے گی جب امام کے ساتھ رکوع سے قبل ملے اور رکوع حاصل کر لے، اور اگر وہ دوسری رکعت میں امام کے ساتھ رکوع سے قبل مل جائے تو اس نے نماز جمعہ پالی، تو اس وقت امام کے سلام پھیرنے کے بعد وہ اٹھ کر ایك رکعت ادا کر کے نماز جمعہ مکمل کرے گا.

لیکن اگر وہ امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد امام کے ساتھ ملتا ہے تو اس کی نماز جمعہ رہ جائیگی، اور اس طرح وہ ظہر کی نماز ادا کرے گا، اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد اٹھ کر چار رکعت نماز ظہر ادا کرے گا نہ کہ نماز جمعہ، جمہور علماء کرام: امام مالك، امام شافعی، امام احمد رحمہم اللہ کا مسلك یہی ہے.

دیکھیں: المجموع للنووی (4 / 558).

ان کے دلائل یہ ہیں:

1 ـ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے نماز کی ایك رکعت پالی اس نے نماز پالی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (580) صحیح مسلم حدیث نمبر (607).

2 ـ نسائی رحمہ اللہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے نماز جمعہ یا دوسری نماز کی ایك رکعت پالی تو وہ اس کے ساتھ دوسری رکعات بھی ادا کر تو اس کی نماز مکمل ہو گئی "

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے الارواء (622) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور اگر انسان کسی ایسے عذر کے باعث نماز میں شامل نہ ہو سکے جس کا باعث وہ خود نہیں بلکہ وہ غیر ارادی طور پر ہوا ہو مثلا جیسا سائل نے ذکر کیا کہ گاڑی خراب ہو جائے یا کوئی اور عذر مثلا نیند یا پھر بھول جانا، تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور نہ ہی اس پرکوئی گناہ ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

تم سے جو بھول چوك ہو جائے اس میں تم پر کوئی حرج نہیں، لیکن گناہ اس میں ہے ہے جو تمہارے دل کے ارادے سے ہو الاحزاب (5).

اور اس طرح کا شخص جان بوجھ کر عمدا نماز ضائع نہیں کرتا.

اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا اللہ تعالی نے میری امت سے خطاء، نسیان، اور جس پر انہیں مجبور کر دیا گیا ہو معاف کر دیا ہے "

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل (82) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اگر وہ اس حالت میں نماز کی ادائیگی کا عزم رکھتا کہ اگر عذر نہ ہوتا تو وہ ضرور نماز ادا کرتا، تو اسے مکمل اجروثواب حاصل ہوگا، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی ہو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1) صحیح مسلم حدیث نمبر (1907).

اور اس لیے بھی کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ غزوہ تبوك سے واپس آرہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو فرمایا تھا:

" بلا شبہ مدینہ میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو مدینہ میں رہنے کے باوجود تمہارے ساتھ ہرگھاٹی اور وادی اور سفر

میں تمہارے ساتھ رہے، اور اجروثواب میں شریک ہوئے، انہیں بیماری نے روک لیا تھا "

صحیح مسلح حدیث نمبر (1911).

واللہ اعلم .